بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰ | ۱۴- ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش | ۴ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ | ۱۴- ماہ نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۶۶

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲- نبوت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں نقرس کا درد آج صبح پھر زیادہ ہو گیا۔ گو شام کو اس میں کمی ہو گئی۔ پھر بھی تکلیف کل کی نسبت زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کو آج بخار نہیں ہوا۔ الحمد للہ۔

ہفتہ تعلیم و تلقین کے پروگرام کے ماتحت مختلف مساجد میں جلسے ہو رہے ہیں۔ آج لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک کے زیر انتظام جلسہ ہوا۔ حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل نے خلافت کی ضرورت نیز اس زمانہ کے خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں!! کے موضوع پر تقریر کی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴- ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ

# زندہ خدا کا تازہ نشان جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ظاہر ہوا

## جنگ عظیم میں لیبیا کے محاذ کی اہمیت

موجودہ جنگ عظیم کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر خدا تعالیٰ نے قبل از وقت جو اخبار غیبیہ ظاہر فرمائیں۔ اور جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ ان میں سے وہ رویا اس وقت خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس میں لیبیا کے محاذ کا نقشہ تفصیل کے ساتھ کھینچا گیا ہے۔ چنانچہ حضور کو اس لڑائی کا میدان دکھایا گیا۔ اس کا محل وقوع دکھایا گیا۔ اس کی شکل و صورت بتائی گئی اور یہ بھی بتا دیا گیا کہ اس محاذ پر اس رنگ میں جنگ ہو گی۔ کہ کبھی تو انگریزی فوج دشمن کو دھکیلتی ہوئی پیچھے لے جائے گی۔ اور کبھی دشمن اسے دھکیل کر اس کے علاقہ میں گھس آئے گا۔ اور ایسا کئی بار ہو گا۔

لیبیا کی جنگ کے حالات اور واقعات جاننے والا ہر شخص جانتا ہے اور خشیت اللہ رکھنے والا انسان اعتراف کرے گا۔ کہ اس وقت تک یہ تمام باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ اور بار بار اس رویا کی صداقت ظاہر ہو کر اسلام کی سچائی کا ثبوت بن چکی ہے۔ کیونکہ یہ صرف اسلام یعنی احمدیت کا ہی دعویٰ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اب بھی اپنے پیارے اور مقرب بندوں سے کلام کرتا۔ اور ان پر غیب کی خبریں ظاہر کرتا ہے۔ اور مذکورہ بالا رویا شائع ہونے کے بعد بار بار اس شان اور وضاحت کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ کہ اس کے امور غیبیہ میں سے ہونے میں کسی حق پسند کو کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ رویا جس وضاحت اور تفصیل سے دکھایا گیا۔ اور پھر جس طرح یہ حرف بحرف پورا ہوا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ یہ صداقت اسلام کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ محاذ موجودہ جنگ عظیم کے متعلق خاص اہمیت اور غیر معمولی اثر رکھتا ہے۔ اسی لئے اسے مفصل طور پر رویا میں دکھانے کے لئے مخصوص کیا گیا۔ اور کوئی عجب نہیں۔ کہ جو حالات اس محاذ پر پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ اتحادیوں کی آخری فتح کا پیش خیمہ ہوں۔ اور محوری طاقتوں کو جو ضرب اس موقعہ پر لگائی جا رہی ہے وہ ان کی شکست فاش کا موجب بن جائے۔

اگرچہ اس محاذ پر پہلے بھی شدید جنگیں ہو چکی ہیں۔ لیکن انگریزی فوجوں کا تازہ حملہ اور اس میں غیر معمولی کامیابی کو خاص اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ برطانیہ کے وزیر اعظم کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ انگریزی فوجوں نے اس حملہ میں شاندار اور فیصلہ کن فتح حاصل کی ہے۔ انہوں نے مصر کی لڑائی میں جو اب کامیابی سے ختم ہو گئی ہے۔ جنرل رومیل کی فوج کو تباہ و برباد اور اس کی جنگی حیثیت کو ناکارہ کر دیا ہے۔ پھر ۱۱- نومبر کو مسٹر چرچل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا:۔ مصر میں محوریوں کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ جنرل الیگزنڈر نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ ۵۹ ہزار جرمن اور اطالوی ہلاک یا قید ہو چکے ہیں۔ مصر کی یہ لڑائی اول درجہ کی برطانی فتح ہے۔

اس محاذ کی وجہ سے جرمنی کی جس قدر قوت صرف ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ ہماری وجہ سے جرمنوں کو کم از کم ۴۳ ڈویژن مغربی محاذ میں رکھنے پڑے جو ان کی جنگی قوت کا ایک ثلث ہے۔ انہیں ہوائی طیاروں کی تعداد کثیر بھی اس محاذ پر رکھنی پڑی۔ اس محاذ میں مشرق وسطی اور مالٹا بھی شامل ہیں۔ برطانیہ نے جرمنی کی نصف سے زیادہ فضائی قوت کو مصروف رکھا ہوا ہے۔ آخر میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ شمالی افریقہ پر جو حملہ ہوا ہے وہ سب سے بڑی بحری اور بری مہم ہے۔

اس محاذ کو خاص اہمیت اس وجہ سے بھی حاصل ہو چکی ہے کہ حال میں امریکن فوجیں بہت بڑی تعداد اور بہت بڑے ساز و سامان کے ساتھ افریقہ میں پہنچ گئی ہیں۔ یہ امریکن فوجیں اس وقت تک کتنے وسیع علاقہ پر قابض ہو چکی ہیں اور کس تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ اسکا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کا ایک حصہ بحر اوقیانوس کے کنارہ کے ایک مقام سافی پر قابض ہو چکا ہے تو دوسرا حصہ بحیرہ روم کی بندرگاہ تبرانیا تک پہنچ چکا ہے ان دو مقامات میں ۱۲۰۰ سو میل کا فاصلہ ہے اس وسیع علاقہ میں جس قدر اہم شہر اور بندرگاہیں ہیں۔ ان سب پر امریکن فوجیں چند ہی روز میں قابض ہو چکی ہیں یا قبضہ کرنے کیلئے سرعت بڑھ رہی ہیں۔ اور فرانس کی وشی حکومت نے اپنی فوجوں کے نام اعلان جاری کر دیا ہے۔ کہ وہ کسی قسم کا مقابلہ نہ کریں اس وجہ بغیر کسی قسم کا نقصان اٹھائے امریکن فوجیں بہت بڑے اہم ملک پر قابض ہو رہی ہیں دوسری طرف انگریزی فوجیں جرمنی اور اطالوی فوجوں کو دھکیلتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور اس طرح مشرق اور مغرب دونوں طرف سے جرمنوں اور اطالیوں کی تباہی ان کی طرف دوڑی چلی آ رہی ہے۔ اگر یہ مہم کامیاب ہو گئی تو بحیرہ روم پر اتحادیوں کا پورا قبضہ ہو جائے گا جو اٹلی کے لئے بہت بڑی تباہی اور جرمنی کے لئے شکست کا ذریعہ بن سکے گا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس خطرہ نے ہٹلر کو بے حد پریشان کر دیا ہے۔ اور اس نے اس پریشانی میں فرانس پر عارضی صلح کی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر مقبوضہ علاقہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اس وجہ سے ہٹلر کے دام میں گرفتار فرانسیسیوں میں بھی غم و غصہ کا طوفان برپا ہو گیا ہے۔ چنانچہ مارشل پیٹان نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ چونکہ جرمنی نے عارضی صلح نامہ کو توڑ دیا ہے۔ اس لئے اب فرانسیسی اپنی حفاظت کے لئے آزاد ہیں جنرل ڈیگال نے بھی جو شروع سے ہی جرمنی کے خلاف اور آزاد فرانسیسیوں کے لیڈر ہیں۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر یہ اپیل براڈکاسٹ کی ہے۔ کہ فتح یقینی ہے۔ آؤ اور اس فتح میں شامل ہو جاؤ۔ تمہیں موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر تم کچھ کر سکتے ہو۔ تو اتحادیوں سے آملو۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ فرانس کے افسرو، سپاہیو، ملاحو اور ہوا بازو اپنے جہاز ہوائی جہاز اور ہتھیار لے کر آزاد فرانسیسیوں سے مل جاؤ۔

جرمنی نے عارضی قبضہ کے دوران میں اہل فرانس پر جس قدر مظالم توڑے ہیں۔ ان کی وجہ سے وہ پہلے ہی بھرے بیٹھے تھے۔ لیکن اب ان کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا ہے۔ اور خواہ وہ اس وقت کتنے ہی کمزور اور بے سرو سامان کیوں نہ ہوں پھر بھی جرمنوں کے لئے کئی قسم کی مشکلات پیدا کرنے والے اور اتحادیوں کے لئے کئی رنگ میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

غرض اس وقت شمالی افریقہ کی جنگ کے متعلق جو حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ وہ محوریوں کے لئے بے حد خطرناک اور اتحادیوں کے لئے نہایت سازگار ہیں۔ جرمنی اس وقت تک ان ممالک میں خاص حفاظتی انتظامات کرنے کے متعلق بڑی حد تک بے فکر تھا۔ جن پر اس نے غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے۔ خاص کر بحیرہ روم میں قوت حاصل کر لینے کی وجہ سے فرانس سے کر یونان تک کا وسیع علاقہ اس کے لئے محفوظ تھا۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ اسے اپنی جنگی طاقت کا کافی حصہ اس علاقہ کی حفاظت کے لئے مقرر کرنا پڑے گا۔ اور اس طرح اس کی حملہ آور فوج میں یقیناً کمی واقع ہو گی۔

ان سب امور کے علاوہ سردی کا موسم بھی جرمنی کے لئے خاص مشکلات پیدا کرنے کا موجب ہو گا۔ موسم سرما میں وہ نہ یورپ کے کسی حصہ پر حملہ کر سکتا ہے۔ اور نہ روس کے مقابلہ میں جنگ جاری رکھ سکتا ہے۔ گزشتہ موسم سرما میں روس نے جرمنی کو شکست پر شکست دے کر دور تک دھکیل دیا تھا۔ اور ہٹلر صرف اندفاع کرنے پر مجبور ہو کر رہ گیا تھا۔ اب کے روس سے انہی ایام میں خبریں آ رہی ہیں۔ کہ سٹالین گراڈ میں بے پناہ سردی شروع ہو گئی ہے۔ ٹمپریچر دن کے وقت درجہ انجماد سے دس درجے اور رات کو پندرہ درجے نیچے ہوتا ہے اس موسم میں جرمنی صرف لیبیا کے محاذ پر جنگی کارروائی کر سکتا تھا۔ مگر اب یہ اس کے لئے ناممکن ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے لئے یہ بھی ممکن نہیں رہا۔ کہ سردی کے موسم میں موسم گرما کے لئے سامان جنگ تیار کر سکے۔

غرض لیبیا کے محاذ پر انگریزی فوجوں کی حال کی کامیابی اور اس کے ساتھ دوسرے سامان ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ ناممکن ہے جنگ عظیم پر ان کی وجہ سے بہت بڑا اثر نہ پڑے۔ بلکہ امید ہے کہ لیبیا کا محاذ نہ صرف جنگ کا پانسہ بالکل پلٹ دے گا۔ بلکہ اتحادیوں کی مکمل فتح کا موجب بن جائیگا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو لیبیا کے محاذ کے متعلق مفصل رویا دکھلانے اور اس رویا کا اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ پورا ہونے میں یہی حکمت مضمر ہے۔ کہ یہ محاذ تمام جنگ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کا اثر دور دور تک پڑنے والا ہے۔

زندہ خدا کے متلاشیوں کو چاہیئے کہ وہ اس نشان پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کریں۔ اور وہ صراط مستقیم اختیار کر لیں۔ جس کی دعوت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دیتے ہیں ۴۴ تا کہ اپنی ذات میں بھی خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو مشاہدہ کر سکیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مقرب بن سکیں۔ کہ اس سے بڑھ کر انسان کے لئے دین و دنیا میں کوئی کامیابی نہیں ہے۔

# قادیان میں اجتماعی جلسہ

## بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں

مرکزی سب کمیٹی مشترکہ خدام و انصار کے زیر انتظام ۱۳ نومبر ۱۹۴۲ء بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عشاء جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پیشگوئی مصلح موعود کی چھ شقوں پر تقریر فرمائیں گے۔ تمام احباب وقت مقررہ پر پہونچ کر مستفیض ہوں۔

بروز جمعہ محلہ وار جلسے نہیں ہوں گے۔ بلکہ یہ اجتماعی جلسہ ہی ہو گا۔

صدر سب کمیٹی مشترکہ خدام و انصار

# تیسری احمدیہ کمپنی کے لئے بھرتی شروع ہو گئی

## ایک سو دس نوجوانوں کی فوری ضرورت

اس سے قبل ماہ جون اور جولائی ۱۹۴۲ء میں احمدیہ کمپنی نمبر ۲ کی بھرتی کی گئی تھی۔ جس کے اختتام پر امید تھی۔ کہ تیسری کمپنی بھی کھڑی کی جائے گی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سے متاثر ہو کر بعض احباب نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ چونکہ اس وقت تیسری احمدیہ کمپنی کی بھرتی کو ملتوی کیا گیا تھا۔ اس لئے انہیں اطلاع دی گئی تھی۔ کہ نظارت کے اعلان تک انتظار کریں۔ اب ان دوستوں کو بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ تیار رہیں۔ نظارت کی طرف سے انہیں اطلاع دی جا رہی ہے۔ ان کے علاوہ اور دوست جو بھرتی ہونا چاہیں۔ وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے ماتحت مقامی کارکنوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ اور ایسے افراد جو فوجی خدمت کے قابل ہیں۔ اور بے کار ہیں۔ انہیں خصوصیت کے ساتھ احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہونے کی تحریک کی جائے۔ سیالکوٹ کی جماعتوں نے گزشتہ بھرتی میں کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کیا تھا۔ اس لئے اس ضلع کی جماعتوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ گزشتہ شکایت کا تدارک اس دفعہ نیک نمونہ سے کریں۔

قادیان میں صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب بھرتی کر رہے ہیں۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے متعلق تسلی کر کے قادیان آ جائیں۔ صاحبزادہ صاحب عنقریب دورہ کرنے والے ہیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

## ایک ضروری تصحیح

۱۰ نومبر ۱۹۴۲ء کے "الفضل" میں صفحہ ۲ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان کے متعلق جو اعلان چھپا ہے۔ اس میں حقیقۃ المہدی کی بجائے حقیقۃ الوحی چھپ گیا ہے۔ احباب نوٹ کر لیں۔ کہ کتاب حقیقۃ الوحی نہیں۔ جس کا امتحان ہوگا۔ بلکہ حقیقۃ المہدی ہے (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

248



Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکر و فکر

# آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے سلام کہنا۔

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ٭

## سوال

مکرمی ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ........ یہ جو التحیات میں ایہا النبی کہہ کر آنحضرت پر سلام پڑھا جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ دل میں کھٹکتا ہے۔ کیونکہ آپ کو حاضر ناظر سمجھا جاتا ہے۔ اور مخاطب کر کے یہ سلام دیا جاتا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ توحید الٰہی اس بات کے ساتھ کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ اور آریہ لوگوں کا اعتراض شرک کے متعلق جو وہ اس طرح کے سلام پر کرتے ہیں۔ کس طرح دفعہ ہو سکتا ہے۔ مہربانی کر کے تسلی بخش جواب دیں۔ کیونکہ ایسا ویسا تو ہم بھی دے لیتے ہیں۔ مگر ہمیں خود بھی پوری تسلی ہونی چاہیئے ........

## جواب

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پہلے تو یہ اصل یاد رکھیں۔ کہ جب عیسائی یا آریہ اعتراض کرے گا۔ تو ہمیشہ ایسا اعتراض کرے گا جس کی غلطی بالبداہت ثابت ہو۔ یعنی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو باوجود اول درجہ کا عفیف ہونے کے شہوت پرست کہے گا۔ اور باوجود اول درجہ کا امن پسند ہونے کے فسادی اور خونریز نام رکھے گا۔ اور باوجود توحید کی اصل ہونے کے مشرک کہے گا۔ غرض ان راستبازوں پر ہمیشہ وہی اعتراض ہوتا ہے۔ جو ان میں نہیں ہوتا۔ اصل میں معترض کو اپنی اور اپنی قوم کی تصویر اس مصفیٰ آئینہ میں دکھائی دیتی ہے۔ اور اپنا گند ہی منعکس ہو کر ان کے مونہہ پر مارا جاتا ہے۔ جیسے اعتراض اس سید الموحدین پر کرتے ہیں جس کی ساری عمر شرک کی بیخ کنی میں گزر گئی۔ اور جس نے عبد سے بڑھ کر کوئی نام اپنے لئے پسند نہیں کیا جس کے نزدیک شرک سے بڑھ کر کوئی گندی اور نفرت کے قابل چیز نہیں تھی جس نے یہ کہا تھا۔ کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔ اور جس نے فوت ہوتے وقت بھی یہی کلمہ مونہہ سے نکالا۔ کہ لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم المساجد۔ یعنی اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے ٭

سو پہلے آپ اس اصل کو سمجھ لیں اور جب یہ یقین آگیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابتدائے بعثت سے انتقال کے وقت تک شرک کے استیصال اور توحید کے قیام میں لگے رہے۔ تو پھر کسی مشتبہ لفظ کے معنے ہمیشہ ایسے کرنے چاہئیں جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق ہوں۔ نہ یہ کہ ایک لفظ کسی جگہ کا الگ کر کے نکال لیا۔ اور لگے اعتراض کرنے۔ یعنی لاتقربوا الصلوٰۃ کا فقرہ پڑھ دیا۔ اور اگلا حصہ آیت کا ہضم کر گئے۔ لیجئے اب اس اعتراض کے جواب سنئے۔

۱۔ یہ شرک تو لوگ روز کرتے ہیں آریہ بھی

اگر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ سے حاضر و ناظر ہونا ہی مراد ہے۔ تو پہلے مشرک آپ خود ہیں۔ کیونکہ آپ نے اتنے فاصلہ پر سے جب آپ وہاں ہیں اور میں یہاں ہوں۔ اور میں حاضر و ناظر نہ تھا۔ مجھے السلام علیکم کہا۔ اور انہی الفاظ میں مخاطب کیا جن میں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہیں۔ بلکہ اگر میں پورا خطاب لکھ دوں جو آپ نے مجھے لکھا ہے۔ تو اتنی دفعہ کُم یعنی تم کا لفظ آتا ہے۔ کہ آپ نے شرک کرنے میں حد ہی کر دی۔ پس اس نابینا آریہ سے کہو کہ دیکھو ہم تو اپنے سب غائب دوستوں اور غیر حاضر عزیزوں کو جب خط لکھتے ہیں۔ تو السلام علیک ایہا النبی کی طرح مکرمی کہہ کر خطاب کرتے ہیں۔ السلام علیکم کہہ کر دعا دیتے ہیں۔ اور صیغۂ حاضر سے ان کو بلاتے ہیں۔ حالانکہ وہ سینکڑوں یا ہزاروں کوس ہم سے دور ہوتے ہیں۔ اس وقت تو آپ مہاشہ صاحب ہم کو مشرک نہیں کہتے۔ لیکن جب وہی بات ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت کہتے ہیں تو تم کو اعتراض سوجھتا ہے۔ پس آپ سمجھ لیں کہ مہاشہ جی نے لوگوں کو جل دے کر بہکایا ہے ورنہ آپ نے وہی بات اس خط میں خود میرے ساتھ کی ہے۔ اگر میں آپ پر شرک کا الزام لگا دوں۔ تو آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ پس اگر یہ خطاب آپ کی طرف سے میرے لئے جائز ہے۔ تو ہزار درجہ زیادہ جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اور اگر آپ یہ کہیں۔ کہ میر صاحب تو زندہ ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ تو پھر آپ یہ بتائیں کہ کیا ہم سات ہزار کوس دور غیر حاضر زندہ آدمی کو "یا مولوی شیر علی" اور "یا مولوی عبد الرحیم درد" کہہ کر پکار سکتے ہیں؟ اس پر اگر آپ یہ کہیں۔ کہ یہ تو جائز نہیں مگر خط میں ہم ایسے الفاظ لکھ سکتے ہیں۔ تو پھر میں یہ کہوں گا۔ کہ اسے بھی خط ہی سمجھو جسے فرشتوں کی ڈاک حضور کے سامنے لے جاتی ہے۔ اور جس کا ذکر میں آگے چل کر کرونگا۔

### ۲۔ مضمون ماقبل کو کیوں نہیں دیکھتے

اس کے بعد تحقیقی جواب سنئیں۔ وہ یوں ہے۔ کہ آپ صرف التحیات کے ایک حصہ پر اعتراض سن کر گھبرا گئے۔ اگر ساری التحیات کا ترجمہ پڑھ لیتے تو اعتراض خود بخود رفع ہو جاتا۔ اور ترجمہ اس دعا کا یوں ہے کہ "تمام عبادتیں جو زبان یعنی الفاظ سے کی جا سکتی ہیں۔ اور تمام عبادتیں جو بدن سے کی جا سکتی ہیں۔ اور تمام عبادتیں جو مال سے کی جا سکتی ہیں۔ سب کی سب صرف اللہ کے لئے ہی ہیں"

یہاں تک تو ترجمہ پہلے حصہ کا ہوا اب بتایئے کونسی عبادت باقی رہ گئی ہے۔ جو اس توحید کے کلمہ سے باہر ہو آپ کہیں گے۔ کہ واقعی کوئی نہیں۔ اب جبکہ کوئی عبادت کی قسم ایسی نہیں رہی جس سے شرک پیدا ہو سکے۔ تو اس کے آگے ہم یوں کہتے ہیں۔ کہ "اے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ ہم نے عبادت تو ہر طرح کی بموجب آپ کی تعلیم کے صرف خدا ہی کی کرنی ہے۔ اب آپ کے لئے ہمارے پاس صرف سلام یعنی دعائے سلامتی ہی باقی رہ گئی ہے۔ وہ بھی ہم آپ کے لئے خدا ہی سے مانگتے ہیں۔ یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور اس میں بھی آپ اکیلے حصہ دار نہیں ہیں۔ تا کہ پھر کسی آریہ کو شرک کا شبہ نہ رہے۔ بلکہ اس سلام میں ہم خود اور خدا کے تمام نیک بندے آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ یعنی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اب مکرم بندہ کہئے۔ یہ کیسا شرک ہوا۔ کہ یہ سلام بھی آپ نے خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نہ رکھا بلکہ خود بھی اس میں شامل ہو گئے۔ اور چھوٹے بڑے ہر مسلمان اور نیک بندے کو اس میں شریک کر لیا۔ بلکہ اپنے ملازم عبد اللہ کو بھی۔ کیا اب بھی شرک کا وسوسہ باقی رہ گیا؟

### (۳) سلام بھیجنا ہی شرک کے منافی ہے

کیا آپ نے یہ خیال نہیں کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے سے آپ نے گویا یہ مان لیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی دعا کی احتیاج رکھتے ہیں جس طرح خود آپ یا دیگر مومنین اور صالحین۔ پھر اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے۔ تو جناب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دعا کے معاملہ میں حاجتمند خود تسلیم کر لیا۔ پس جو ہم جیسے کمزور اور گناہگار انسانوں کی دعاؤں کا حاجتمند ہو۔ کیا اس کی بابت یہ عقیدہ رکھا جا سکتا ہے۔ کہ ہم اس کو خدا کی جگہ سمجھ رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ مشرکانہ سلوک کر رہے ہیں؟ بلکہ اس سے تو شرک کی جڑ ہی کٹ گئی۔ کہ بجائے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگنے کے اُلٹا انہی کے لئے دعائیں کرتے ہیں ٭

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## ۴۔ خطاب بالواسطہ بھی ہوسکتا ہے

اب ایک وسوسہ رہ گیا کہ ایھا النبی اور علیک کے لفظ سے کچھ تو حاضر ناظر ہونا پایا ہی جاتا ہے۔ سو اس کا جواب اگرچہ شروع میں ہی دے آیا ہوں۔ مگر ایک اور طرح سے بھی سن لیں۔ وہ یہ کہ ایھا النبی کے لفظ سے آپ کو حاضر اور غائب دونوں صورتوں میں پکارا جاسکتا ہے۔ جیسے خود آپ نے کتابوں اور خطوط اور پیغاموں میں دیکھا ہوگا۔ کہ ایھا الناظرین یا ایھا الاحباب۔ ایھا الناس سے حاضر اور غائب سب کو مخاطب کیا جاسکتا ہے یہ نہیں کہ یہ الفاظ صرف حاضرین کے لئے ہی مخصوص سمجھے جاتے ہوں۔ یہ الفاظ ہمارے ہاں روزمرہ استعمال ہوتے ہیں۔ اور حاضرین کے حلقہ کے سوا ان سے تمام ایسے لوگ بھی مخاطب ہوتے ہیں۔ جن تک کسی وقت یہ الفاظ پہونچ جائیں۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں بھی ہوں۔ ان تک یہ الفاظ پہنچ جاتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں وہ اسی جگہ یا اسی مجلس میں حاضر ہوں۔ کیونکہ حضور کی امت کے اعمال ہر جمعرات کو حضور کے سامنے عالم برزخ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح سلام بھی کیونکہ وہ بھی ایک عمل ہے۔

مکرم بندہ جب آپ نے کئی سال ہوئے جلسہ سیرت رسول میں تقریر کی تھی۔ تو اس کو ایھا الاحباب اور یا معشر المسلمین کے لفظ سے شروع کیا تھا۔ اور دیگر حاضر احباب کی طرح میں بھی معشر المسلمین میں داخل تھا۔ مگر وہاں موجود نہیں تھا۔ مگر جب وہ تقریر میری نظر سے گزری تو مجھے تو یہ اعتراض نہیں پیدا ہوا کہ میں تو غیر حاضر تھا مجھے اس معشر کا نمبر بنا کر مخاطب کیوں کیا گیا۔ اور غیر حاضر لوگوں کا استثنا کیوں نہیں کیا گیا۔ اسی طرح آپ نے ایک فقرہ یہ کہا کہ اے دنیا گواہ رہ۔ حالانکہ تمام دنیا کا کروڑواں حصہ بھی اس وقت آپ کے سامنے نہ تھا۔

اسی طرح قل افغیر اللہ تامرونی اعبد ایھا الجاھلون کی آیت میں کیا صرف وہ جاہل مراد تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے تھے۔ یا غیر حاضر جاہل بھی مراد ہیں۔ جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں دیکھا۔ خواہ وہ کہیں ہوں۔ پس اگر غیر حاضر جاہل بھی اس خطاب کے اندر آسکتا ہے تو ایھا النبی میں غیر حاضر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح نہیں آسکتے۔ کیونکہ ایک خطاب بالواسطہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے ایتھا المرأة توبی توبی میں وہ خطاب بالواسطہ تھا نہ کہ براہ راست۔ اسی طرح اگر کوئی امام الصلوٰۃ یہی آیت ایھا الجاھلون والی نماز کے اندر بالجہر پڑھے۔ تو کیا آپ اسے یہ کہیں گے۔ کہ اے امام صاحب یہاں مسجد میں تو ہم سب مومن مسلمان نماز پڑھ رہے تھے۔ اور مشرک جاہل کوئی بھی اس آیت کا سننے والا یہاں حاضر نہ تھا۔ پھر آپ نے کیوں شرک کیا۔ کہ جو حاضر و ناظر نہیں تھے۔ ان کو ایھا کے لفظ سے مخاطب کردیا۔ اور اگر آپ یہ جواب دیں۔ کہ یہ آیت اسی طرح زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چلی آتی ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ صلوٰۃ اور سلام بھی اسی وقت سے چلا آتا ہے جب حضور زندہ تھے۔ اور صحابہ حضور کو اپنے سامنے دیکھ کر ایھا النبی کہنا جائز سمجھتے تھے۔ سو جب آپ ایھا الجاھلون کہنا چھوڑ دیں گے۔ اس وقت ہم بھی ایھا النبی کہنا ترک کردیں گے۔

اسی طرح علیک کا لفظ ہے۔ کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیف انتم اذ نزل فیکم ابن مریم صحابہ کو فرمایا تھا۔ اس میں ہم جو اس وقت غیر حاضر تھے مخاطب نہ تھے؟ اگر نہ تھے تو پیشگوئی غلط گئی۔ اور اگر ہم تیرہ سو سال بعد والے کیف انتم کہلا سکتے ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۳ سو سال پہلے والے بھی علیک کہلا سکتے ہیں۔

## (۵) مابعد مضمون بھی دیکھا ہوتا

پھر یہ تو فرمایئے کہ کیا اس معترض نے التحیات کے آخری فقرہ کو نہیں پڑھا۔ کہ نہ صرف اس میں توحید کا ذکر ہی ہے بلکہ اعلان توحید ہے۔ ببانگ دہل یعنی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ پس جب اس دعا سے پہلے کا فقرہ کامل توحید کا شاہد ہے۔ اور آخر کا فقرہ اکمل توحید کا اعلان ہے۔ تو درمیان کس طرح شرک آکودا؟ کیا عقل بھی کوئی چیز ہے اور کیا زبردستی دو توحیدی بیانوں کے بیچ میں شرک کا داخل کرنا نافہمی کا ثبوت تو نہیں؟ لطف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فرما رہے ہیں۔ کہ میں اور تمام مسلمان گواہی دیتے ہیں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور ساتھ یہ بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ محمد تو صرف اس کا بندہ اور پیغامبر ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ تو پھر انہی فقرات میں سے ایسا اعتراض اٹھا کیونکر؟

## (۶) مخاطب کیوں کیا گیا

اب آپ کہہ دیں گے۔ کہ پھر ایھا النبی کی ضرورت کیا تھی۔ اگر صیغہ غائب کا ہوتا۔ تو کوئی اعتراض ہی نہ اٹھتا۔ یہ سوال بے شک معقول ہے۔ اور ضرورت اس کی یہ تھی۔ کہ ایک اور رنگ میں یہ النبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ جاوداں بھی ہیں۔ اور یہی وہ عقیدہ ہے جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے اور تمام مجددین آتے رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہمارا دین زندہ مذہب کہلاتا ہے اور تاقیامت زندہ رہے گا۔ سب ادیان اور سب انبیاء فوت ہوگئے۔ یعنی ان کا فیضان اور اثر مفقود ہوگیا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندۂ جاوید ہیں۔ اور حضور کا روحانی فیضان کبھی بند نہیں ہوگا۔ پس یہ زندگی ہے۔ جو خدا نے آپ کو دی ہے۔ اور ایسی روحانی زندگی کی وجہ سے وہ ہم کو زندہ نظر آتے ہیں۔ ورنہ بحیثیت جسم کے تو وہ گنبد خضرا میں مدفون ہیں۔ اور نہ صرف وہ زندہ ہیں بلکہ زندہ گر ہیں۔ یعنی مومن گر۔ شہید گر صدیق گر اور نبی گر۔ اور جب آپ ایک حیات مجسم ہیں۔ اور اس دنیا کی عالم زندگی ہیں۔ تو پھر اگر ہم آپ کو مخاطب کرکے سلام پڑھیں۔ اور ساتھ ہی عبد بھی سمجھتے رہیں۔ تو شرک کس طرح پیدا ہوسکتا ہے۔ بلکہ معترض آریہ کو کہہ دیں۔ کہ یہ بھی حضور کی زندگی کی ایک دلیل ہے۔ کہ دنیا کی تمام قوموں نے اور ان کے ساتھ تم نے بھی حضور کے اثر کی وجہ سے توحید کو قبول کرلیا ہے۔ بلکہ اسلام کا قوام نچہ صرف نام بدلکر آریہ دھرم کے نام سے موسوم کردیا ہے۔ جس میں آپ توحید کے بھی مدعی ہیں۔ رشیوں کو رسول بھی ماننے لگے ہیں۔ دیوتاؤں کی عناصر کی سورج اور چاند کی پرستش سے کنارہ کش بھی ہوگئے۔ اور مسلمانوں کی طرح خدا کے ننانوے کے قریب نام بھی رکھ لئے ہیں۔ اور ایک "کامل کتاب" بنام وید بھی ایجاد کرلی ہے۔ غرض بہت ساری نقل اتاری ہے۔ سو یہ ہے زندگی اور حیات۔ ہمارے رسول کی (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اب تم بھی کبھی سیرت النبی کے جلسوں میں لیکچرار بن کر حضور پر صلوٰۃ وسلام بھی بھیجنے لگے ہو۔ اور ان کی توحید کو اور ان کے عبد بننے کو خاص طور پر سراہنے لگے ہو۔ تو اب یہ کیا ہوگیا کہ جلسہ کے پلیٹ فارم سے اتر کر ایسے فضول اعتراض بھی کرتے رہتے ہو۔

## (۷) خاص اوقات میں یا نبی اللہ کہنا بھی جائز ہوجاتا ہے

ان باتوں کے علاوہ ایک بات یہ بھی زیر نظر رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی حیات جاوید کو مد نظر رکھ کر اور محض عشق اور محبت کے ولولہ کے وقت یا اسلام پر مصائب کا خیال کرکے یا عالم کشف میں خود آپ کی زیارت کرکے خاص لمحوں میں آپ کو یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ کہہ کر بعض جگہ مخاطب کیا ہے۔ جیسے فرمایا ہے ؎

یا نبی اللہ لب تو چشمۂ جاں پرور است
یا نبی اللہ توئی در راہ حق آموزگار

یا نبی اللہ نثار روئے محبوب تو ام
وقف راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش ست بار

249
Digitized By Khilafat Library Rabwah

یا نبی اللہ جہاں تاریک شد از کفر و شرک
وقت آں آمد کہ بنمائی رخ خورشید وار
یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار
عشق تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیرخوار

سو محبت کے جوش کے وقت یا خاص تکلیف کے وقت تو ہم سبھی اپنی مری ہوئی والدہ کو بھی "ہائے اماں" کہہ کر پکار لیتے ہیں۔ اور کوئی ہم کو مشرک نہیں سمجھتا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو ماں سے زیادہ عزیز، شفیق اور مربی ہیں۔ ان کو اگر کسی نے ایسے اوقات میں یا نبی اللہ اور یا رسول اللہ کہہ کر پکار لیا۔ تو یہ تو عین فطرت ہے نہ کہ شرک۔ شرک ہمیشہ عقائد سے پہچانا جاتا ہے۔ نہ کہ ایسے الفاظ سے جو ہم دوسروں کے لئے بھی ہمیشہ استعمال کرتے رہتے ہوں۔

امید ہے کہ آپ کی تسلی ہو گئی ہوگی ہمیشہ مخالفین کا جواب دیتے وقت ایک بات یاد رکھیں۔ وہ یہ کہ جہاں اعتراض پڑتا ہو۔ وہیں اگلی یا پچھلی عبارت سے ہی وہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔ پس آئندہ بجائے اعتراض ادھر ادھر پیش کرنے کے ہمیشہ سیاق سباق اس حوالہ کا دیکھ لیا کریں۔ اور معنے ساری عبارت کے سمجھ لیا کریں۔ بس وہیں اس اعتراض کا جواب آپ کو مل جائے گا۔ اور کہیں دور جانا نہیں پڑے گا۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ کنجی قفل کے پاس ہی لٹکتی ہے۔ اسی طرح ایہا النبی کے اعتراض کا جواب التحیات ہی کے پہلے اور پچھلے حصہ میں موجود ہے۔ اور شرک کا وہیں رد ہو جاتا ہے۔

یاد رہے۔ کہ حقیقت اصلیہ نماز کی یوں ہے۔ کہ یہ مومن کا معراج ہے پس جب مومن دو یا چار رکعتیں صحیح طور پر پڑھ لیتا ہے۔ اور التحیات میں بیٹھتا ہے۔ تو وہ کامل نماز کی برکت سے خود اس کامل نبی کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ اور اس مقام کی خود سیر کرتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور وہاں جا کر خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہے۔ اے سردار دو جہاں میں نے بھی حضور کی مہربانی سے یہ معراج کا مزہ چکھا۔ اور اب میں بالمشافہ خود حاضر دربار ہو گیا ہوں۔ میں حضور کی تعلیم توحید پر حضور کی مرضی کے مطابق قائم ہوں۔ اور میری ہر قسم کی عبادتیں خواہ وہ لسانی ہوں۔ بدنی ہوں یا مالی۔ صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہیں اور میرے پاس حضور کے احسان اور شکریہ کے لئے صرف سلام اور رحمت اور برکات کی دعا ہی موجود ہے۔ وہ بھی میں اپنے خدا سے ہی طلب کرتا ہوں۔ اور پھر اپنی واپسی سے پہلے بھی حضور کے سامنے یہ گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہی میرا معبود۔ میرا محبوب۔ میرا مقصود۔ اور میرا مطلوب ہے۔ اور حضور کے اس مقام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ساتھ ہی یہ گواہی دیتا ہوں۔ کہ حضور اس کے رسول ہیں اور اسی کے بندے اس کے بعد وہ سیر معراج ختم ہو جاتی ہے۔ اور بندہ اپنے مقام اصلی پر آ کر پھر خدا کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ اور اس سیر معراج کی خوشی اور سرور سے بے خود اور بے اختیار ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے یعنے

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلےٰ اٰل محمد کما صلیت علےٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللّٰھم بارک علےٰ محمد وعلےٰ اٰل محمد کما بارکت علےٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

سو یہ ہے حقیقت "ایہا النبی" کے جملہ کی اور یہی وجہ ہے کہ ایسا بالمشافہ خطاب سوائے ظلی معراج (یعنی نماز) کی حالت کے اور کسی جگہ پایا نہیں جاتا۔

## زرِ وصیت کے متعلق ضروری اعلان

اکثر دوست زرِ وصیت بھیجتے ہوئے موصی احباب کے وصیت نمبر نہیں لکھتے یا غلط لکھ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اول تو نمبر تلاش کرنے میں وقت ضائع جاتا ہے۔ دوسرے بعض موصیوں یا احباب کے ہم نام ہونے کی وجہ سے ایک کی رقم دوسرے کے کھاتہ میں درج ہو جاتی ہے۔ اس لئے موصی احباب سے گزارش ہے۔ کہ وہ نمبر وصیت اور نام ضرور لکھا کریں۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

# کراچی میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب امریکہ تشریف لے جاتے ہوئے کراچی ایسے موقع پر پہنچے۔ جبکہ وہاں کی جماعت احمدیہ یوم سیرت پیشوایان کا جلسہ منعقد کرنے والی تھی۔ اگرچہ جناب چوہدری صاحب بے حد عدیم الفرصت اور "پا بہ رکاب" کے پرانے محاورہ کے پورے پورے مصداق تھے۔ تاہم آپ نے تقریر کرنا منظور فرما لیا۔ اور اردو زبان میں نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔ کراچی کے انگریزی روزنامہ "ڈیلی گزٹ" نے اس تقریر کا جو خلاصہ درج کیا ہے۔ اس کا ترجمہ احباب کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جاتا ہے:

کراچی میں یوم سیرت پیشوایان مذاہب خالقدینہ ہال میں منایا گیا۔ مسٹر جمشید نوشیروانجی صدر تھے۔ آپ نے افتتاحی تقریر میں اپنے صوبہ میں فرقہ وارانہ کی تنگدلانہ سپرٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ چھوٹے چھوٹے جھگڑے ہندوستان کی قومی زندگی پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے ملک کے نوجوانوں پر بہت برا اثر ڈال رہے ہیں۔ مذہبی یگانگت ہی اس مشکل کا حل ہے۔ اور اگر ہم ایک دوسرے کے مذہب کو سمجھنے اور اس کی خوبیوں سے آگاہ ہونے کی کوشش کریں۔ تو گویا ہم اپنے مقصد کے قریب ہوں گے۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے بھی اس موقع پر اردو میں تقریر فرمائی جس میں آپ نے اسلام کی صحیح پوزیشن اور ہندوستان میں اس کے اثر کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ تکوین عالم اور سائنٹیفک ارتقاء کے قصے ہمارے سامنے ہیں۔ اور ہم ایک مشترکہ مذہبی پلیٹ فارم پر نیز مختلف مذاہب کی مختلف انجمنوں پر جرح کر کے ان میں تقابل کر سکتے ہیں۔ جو ہمارے لئے مفید ہو۔ مذہبی اتحاد ایک ایسی چیز ہے۔ جو اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ ہم ان باتوں کو صبر اور توجہ سے سنیں۔ جو دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کے متعلق ہمیں سنانا چاہیں۔

آپ نے آیات قرآنی کی تلاوت کر کے بتایا۔ کہ سب مذاہب در اصل ایک ہی درخت کی مختلف شاخیں ہیں۔ گو منزل تک پہنچنے کے لئے ان کے طریق اور ان پر عمل کرنے کی صورتیں مختلف ہوں۔ مگر وہ ایک مشترکہ نظریہ رکھتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کہتا ہے تم میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور پھر میں تمہیں اپنے رستہ کی طرف ہدایت دوں گا۔

جناب چوہدری صاحب کے علاوہ اس جلسہ میں سردار رام سنگھ صاحب مولوی عبد المالک صاحب، پروفیسر جوانی۔ مسٹر رائے۔ بی ٹھاکر۔ اور مسٹر سہراب رستم جی نے بھی علی الترتیب سکھ ازم اسلام۔ ہندو ازم۔ تھیوسوفی۔ اور زرتشت ازم کے متعلق تقریریں کیں۔ اور سب میں سے مولوی عبد المالک صاحب کی تقریر زیادہ مؤثر تھی۔ قرآن کریم کی آیات کی تلاوت۔ اور بھگوت گیتا کے حوالہ جات۔ نیز گورو نانک صاحب کے شلوک پیش کر کے آپ نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ متحد ہو جائیں۔ اور ایک مشترکہ خطرہ کے مقابلہ کے لئے خلوص دل سے متحد ہو جائیں۔ آپ نے کہا بعض لوگ دیگر مذاہب کا مطالعہ صرف معاندانہ اعتراضات کی نیت سے کرتے ہیں۔ اور دوسرے مذاہب کو غلط رنگ میں پیش کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ آپ نے اس طریق کی شدید مذمت کی۔ اور بتایا کہ ایسی باتیں اکثر مختلف لوگوں میں ایسی تلخی پیدا کر دیتی ہیں۔ جن کے نتائج سخت مہلک ہوتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# مولوی محمد علی صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منذر خواب

مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مشہور خواب جس میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا ہے۔

"آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔"

پیش کرکے فخر کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ خواب مولوی صاحب کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم ہونے اور حضور کی صحیح تعلیم کا حامل ہونے پر خود حضرت اقدس علیہ السلام کی مہر ہے۔ مولوی صاحب اور اُن کے رفقاء کے لئے بہت بہتر ہوتا اگر وہ اس خواب کے الفاظ پر خلوص نیت سے غور کرتے۔ ایسا کرنے سے یہ خواب ہی اُن کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا۔

خواب کی عبارت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے دو جزو ہیں۔ (۱) آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ (۲) آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔ فقرہ دوم ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ جس میں یہ اشارہ ہے کہ ایک وقت آئیگا۔ جبکہ مولوی محمد علی صاحب اس پاک بستی سے دُور ہو جائینگے جہاں خدا کا رسول پیدا ہوا۔ جہاں ایک دردمند دل نے اپنی نیم شبی دعاؤں سے عرش کو ہلا دیا۔ جہاں اُسے دربار کبریائی سے نبوت اور رسالت کا خلعت فاخرہ عطا ہوا۔ جسے اس سپہ سالار اسلام نے تمام ادیانِ عالم کے خلاف اس آخری مہم کے لئے اپنا مرکز بنایا جسے خود خدائے واحد و قہار نے اپنے رسول کی تخت گاہ قرار دیا۔ جہاں یہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اپنا عظیم الشان کام نہایت بامرادی اور کامرانی سے سرانجام دے کر اپنے پیچھے خدام کے درمیان آخری نیند سو رہا ہے۔ ہاں وہ جگہ جسے اس نے ہمیشہ کے لئے علمبردارانِ اسلام کا مرکز قرار دیا ہے۔ ہاں اس جگہ سے جس کی گلیوں کی خاک ایک سچے عاشق کی آنکھوں کے لئے سُرمہ سے بھی زیادہ قابل قدر ہے۔

فقرہ اوّل میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہ اس بات کی علامت ہوگی۔ کہ وہ نیک ارادے اور صالحیت جو کبھی وقت مولوی صاحب کا طرۂ امتیاز تھی۔ اس وقت قصۂ ماضی بن چکی ہوگی۔ اور اس میں مولوی صاحب کے لئے ایک سبق تھا۔ کہ جب ایسا وقت آئے اُن کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنے اعمال اور رویہ پر نظر ثانی کریں۔ اور اس نہایت رحیم و کریم خدا کی طرف جھکیں۔ جس نے قبل از وقت اس ابتلاء سے انہیں متنبہ کر دیا تھا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کسی کے نیک ارادے اور نیک عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ اور ہر ممکن موقع اپنی طرف لوٹنے کا دیتا ہے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۴ اور ۲۹۵ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شخص میر عباس علی لدھیانوی کے متعلق ذکر کرتے ہوئے جو ایک وقت نہایت مخلص تھا۔ اور جس کے متعلق الہام ہوا تھا۔ کہ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء لیکن بالآخر اپنی کسی معصیت کی وجہ سے یہ شخص مرتد ہو گیا۔ فرماتے ہیں:۔

"اگر کسی شخص کی نسبت خوشنودی کا بھی الہام ہو۔ تو بسا اوقات خوشنودی بھی کسی خاص وقت تک ہوتی ہے۔ یعنی جب تک خوشنودی کا کام کرے۔"

پس اگر صرف اوّل فقرہ ہی کہ "آپ صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے"۔ مولوی صاحب کے حق میں استعمال کیا جاتا۔ بلکہ اگر ماضی کی جگہ صیغۂ حال استعمال ہوکر عبارت یوں ہوتی۔ کہ "آپ صالح ہیں اور نیک ارادہ رکھتے ہیں"۔ تب بھی یہ اس بات کی قطعی اور فیصلہ کُن علامت نہ ہوتی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو نیک ارادے رکھنے اور صالح ہونے کا دائمی سارٹیفکیٹ مل گیا۔ اور جسے اس بات کے ثبوت میں پیش کیا جا سکے۔ کہ اب بھی وہ خدا تعالےٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقربین میں سے ہیں۔

خواب کے الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ایک وقت آئیگا۔ جبکہ مولوی محمد علی صاحب مرکز سے کٹ کر دُور جا بیٹھینگے اس وقت اُن کے گذشتہ نیک ارادوں اور صالح ہونے کا حوالہ دیکر انہیں دعوت دی جائیگی۔ کہ دیکھئے تمام صالح اور نیک ارادہ رکھنے والے شخص اس وقت خدا کے رسول کی تخت گاہ میں جمع ہیں۔ آپ بھی کبھی صالح ہُوا کرتے تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ ان نیک ارادہ رکھنے والے اور صلحاء کے گروہ کے ساتھ شامل ہوکر کام کیجئے۔ اسوقت ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ اپنی ایمانی حالت کا جائزہ لیں۔ کاش کہ مولوی صاحب اور اُن کے رفقاء کار اس نہایت بیّن حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

بشیر احمد ایم اے بمبئی

## وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۰۴:۔ مسماۃ کریم بی بی بیوہ حاجی نواب خان قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۲۶/۵/۴۳ ساکن چک پنجگانہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد غیر منقولہ اراضی دو گھماؤں ہے قیمتی چھ صد روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ موجودہ صورت میں میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے وقت منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عملدرآمد ہوگا۔ العبد نشان انگوٹھا کریم بی بی موصیہ گواہ شد:۔ بوٹے خان نمبردار میٹیانہ۔ گواہ شد:۔ عبدالعزیز مولوی فاضل ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول بنگہ ضلع جالندھر

نمبر ۶۳۰۵:۔ مسماۃ حمیدہ بیگم زوجہ مولوی عبدالسمیع صاحب قوم شیخ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن اندرون حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد مشترکہ ملکیت جو ایک مکان پختہ اور کچے مکان پر مشتمل ہے۔ جس کی اندازاً قیمت مبلغ


## تریاق کبیر

تریاق کبیر اسم بامسمیٰ تریاق ہے کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر ہیضہ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دیکھ لیں تاہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲ درمیانی شیشی ۸ چھوٹی شیشی ۴

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بلا اُجرت

انگیٹھیوں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے

نیک ورکس قادیان

B. 84

250

۱۰۰۰ روپے ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی جس کے ۱۲۵ روپے بطور وراثت کے میرے حصے میں آتے ہیں ۔ اور میرے خاوند کے ذمہ میرے مہر کے ۱۰۰ روپے اور میرا زیور پازیب نقرئی ۱۳ تولہ قیمتی بیس روپے ۔ بازو بند نقرئی چھ تولہ سات روپے ہار نقرئی ۵ تولہ قیمت پانچ روپے جس کی اندازاً قیمت ۳۲ روپے ہے ۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو ۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں کچھ رقم اپنی جائیداد سے ادا کردوں ۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائیگی ۔ العبد :۔ حمیدہ بیگم ۔

گواہ شد :۔ عبد السمیع امروہہ خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ لطیف احمد بقلم خود

**نمبر ۶۳۰۷** :۔ منکہ مصلح الدین سعدی ولد ماسٹر قادر بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اسوقت میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ۔ اسوقت میری تنخواہ ۱۵۰ روپے ماہوار ہے ۔ اور میں وصیت کرتا ہوں کہ میں تا زندگی ۱/۱۰ حصہ اپنی آمد کا انشاء اللہ دیتا رہونگا ۔ اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

العبد :۔ مصلح الدین سعدی کلکتہ ۔

گواہ شد :۔ مرزا مظفر احمد سپرنٹنڈنٹ ۱۶ کلکتہ

گواہ شد :۔ محمد عبد اللہ مہار کلکتہ

**نمبر ۶۳۰۶** :۔ منکہ سید محمد نواز احمد ولد سید محمد حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۲/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۶۷ روپے ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط المرقوم

العبد :۔ سید محمد نواز احمد دہلی

گواہ شد :۔ شیخ غلام حسین ۳۹ بیرون دہلی دروازہ

گواہ شد :۔ عبد الحق رامہ سکرٹری انصار اللہ دہلی ۔


## قادیان ـــ مرکز احمدیت

قابل دید بالکل نئے طرز کی کتاب ہے ۔ خوبصورت ۔ مجلّد ۔ مصوّر ۔ تین سو سے زائد صفحات ۔ مرکز احمدیت کے تمام ضروری کوائف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر مگر مکمل سوانح حیات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عظیم الشان کارناموں کا مکمل تذکرہ ۔ قیمت دو روپے

مصنفہ شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر "الحکم" قادیان پنجاب



## آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں ۔ سردرد کے مریض سستی کے شکار ۔ اعصابی تکلیفوں کا شکار بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں ۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں ۔ پس آج ہی **سرمہ ممیرا خاص** ۔ جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ ۔ چھ ماشہ ۔ تین ماشہ ۱۰ / ۵ / ۲/۸

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب


Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

## نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ !

آجکل جنگ کی وجہ سے ہندوستان کی صنعت وحرفت کو خاص ترقی حاصل ہو رہی ہے ، اور اس ذیل میں قادیان کے متعدد کارخانوں میں بھی کام بہت بڑھ گیا ہے لیکن سرمایہ کی وجہ سے بہت سے کارخانے اپنے کام کو اتنا وسیع نہیں کرسکتے جتنا کہ اُن کے واسطے موقعہ ہے ۔ چنانچہ میرے پاس متعدد کارخانہ دار اس بات کی خواہش ظاہر کر چکے ہیں ۔ کہ اگر ان کے سرمایہ کی توسیع کا انتظام ہو جائے ۔ تو موجودہ حالات میں انہیں اور سرمایہ لگانیوالوں کو معقول نفع حاصل ہو سکتا ہے ۔ میں چونکہ ہمیشہ احتیاط اور حفاظت کے پہلو کو ترجیح دیتا ہوں ۔ اس لئے میں نے ابھی تک اسطرف توجہ نہیں دی تھی ۔ کیونکہ خواہ تجارت ہو یا صنعت وحرفت بہرحال اسمیں فائدہ اور نقصان دونو کا رستہ کھلا ہوتا ہے ، اور میں اس بات سے ڈرتا رہا ہوں کہ ہماری جماعت کے تھوڑی پونجی والے اصحاب زیادہ نفع کی آرزو میں اپنا سرمایہ ہی برباد نہ کر بیٹھیں ۔ مگر اب متعدد کارخانہ داروں کے ساتھ بات کرنیکے نتیجہ میں یہ صورت تجویز کی گئی ہے کہ سرمایہ لگانے والے دوست کاروبار میں شریک نہ ہوں (سوائے اسکے کہ خود انکی طرف سے ایسی درخواست ہو) بلکہ جائیداد کے رہن کی صورت میں روپیہ لگا دیں ۔ اور پھر اس مرہونہ جائیداد پر انہیں کرایہ کی صورت میں نفع ملتا رہے ۔ اسطرح انشاء اللہ روپیہ بھی محفوظ رہیگا ۔ اور سرمایہ داروں کو معقول منافع بھی مل سکیگا ۔ پس جو دوست اس رنگ میں اپنا روپیہ لگانا چاہیں وہ خاکسار کیساتھ خط وکتابت فرمائیں ۔ سرمایہ لگانیوالوں کی سہولت کیلئے اس قسم کی شرط بھی ہو سکتی ہے ۔ کہ اگر کسی وقت کسی سرمایہ دار کو اپنے روپے کی واپسی کی ضرورت پیش آئے تو وہ دو یا تین ماہ کا نوٹس دیکر اپنا روپیہ واپس لے لے ۔ رہن عام حالات میں مکان یا دوکان یا زمین یا مشینری وغیرہ کی صورت میں ہوگا اور روپیہ لینے والا شخص جائیداد مرہونہ کا مناسب کرایہ ادا کرتا رہیگا ۔ عام حالات میں ایک ہزار سے کم روپیہ نہیں لیا جائیگا ۔ مگر اس سے زیادہ جتنا بھی ہو قابل قبول ہوگا ۔ اور انشاء اللہ باقاعدہ تحریر کے ذریعہ فریقین کے حقوق محفوظ کرا دیئے جائیں گے ۔ میرا کام صرف دیانتدارانہ مشورہ دینا ہوگا ۔ اس سے زیادہ مجھے نہ تو نفع میں کوئی حصہ حاصل ہوگا ۔ اور نہ ہی مجھ پر کوئی ذمہ داری ہوگی ۔ جو دوست روپیہ فوراً بھجوانا چاہیں وہ میرے نام براہ راست یا بواسطہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روپیہ بھجوا دیں جب تک انکا روپیہ کسی کام پر نہیں لگتا ۔ اسوقت تک یہ روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں میرے نام پر امانت رہیگا ۔ اور امانتدار کی درخواست پر انشاء اللہ ہر وقت واپس مل سکیگا ۔ جو دوست اپنے روپے کے متعلق کوئی خاص شرط پیش کرنا چاہیں وہ کرسکتے ہیں جو اگر شریعت اور قانون کے خلاف نہ ہوئی تو اس کا خیال رکھا جائیگا

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۱۱/۴۲

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن** ۱۱ر نومبر۔ جرمن فوجیں مقبوضہ فرانس کی سرحد کو عبور کرکے فرانس کے غیر مقبوضہ علاقوں میں داخل ہوگئی ہیں۔ آج باوردی نازی فوجیں پہلی دفعہ وشی میں دیکھی گئیں۔ مارشل پیٹان نے ہٹلر کے اس فیصلے پر زبردست احتجاج کیا۔ اسنے کہا۔ مجھے کل رات ہٹلر کا ایک مکتوب ملا تھا۔ جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ جرمنی کے ارباب حل و عقد کو افسوس ہے کہ وہ فرانس کی عارضی صلح کی شرائط سے منحرف ہوکر ایسا اقدام کررہے ہیں۔ مگر انہیں اسکے لئے معذور سمجھنا چاہیئے۔ جرمنی کا مقصد یہ ہے کہ فرانسیسی فوج کے تعاون سے فرانس اور شمالی افریقہ کی فرانسیسی نوآبادیات کی حفاظت کی جائے۔ جرمنی کی ایک فوج سوئٹزرلینڈ کی سرحد سے اور دوسری ہسپانیہ کی سرحد کیطرف بڑھ رہی ہے۔ یہ سارا زراعتی علاقہ ہے اسکے ساحل پر نیوز اور مارسیلز واقع ہیں۔ جرمنوں کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت جرمنی کو توقع ہے کہ امریکہ اور برطانیہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر فرانسیسی ساحل اور فرانسیسی بیڑے پر حملہ کردینگے۔ اسلئے ہٹلر نے حکم دیدیا ہے کہ فرانس کی حفاظت کی جائے۔

**نیویارک** ۱۱ر نومبر۔ مارشل پیٹان نے اعلان کردیا ہے کہ جرمنی اور فرانس کی عارضی صلح ٹوٹ چکی ہے۔ چونکہ جرمن فوجیں غیر مقبوضہ فرانس میں داخل ہوچکی ہیں۔ اس لئے فرانس کو اپنی حفاظت کا پورا حق پہنچتا ہے۔

**زوریچ** ۱۱ر نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ مارشل پیٹان اور جنرل ویگال وشی سے روانہ ہوگئے ہیں۔ وہ کسی نامعلوم مقام کی طرف جارہے ہیں۔


## شباکن

### ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہوجاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہوجاتے ہیں۔ گلا خراب ہوجاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص نو آنے

ملنے کا پتہ

**دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب**


**وشی** ۱۱ر نومبر۔ وشی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی فوجوں نے نیس کی بندرگاہ پر قبضہ کرلیا ہے نیویارک کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی اور فرانسیسی فوجوں میں دونوں ملکوں کی سرحد پر جنگ شروع ہوچکی ہے۔ کیونکہ اطالوی فوجیں فرانس میں داخل ہونے کی کوشش کررہی تھیں۔ اس ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی بیڑہ تولون سے روانہ ہوچکا ہے۔ وہ غالباً اتحادی بیڑے سے مل جائیگا۔

**لنڈن** ۱۲ر نومبر۔ شمالی افریقہ کی اتحادی فوجوں کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی افریقہ میں لڑائی بند ہوگئی ہے۔

**لنڈن** ۱۱ر نومبر۔ واشنگٹن کی اطلاع مظہر ہے کہ ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے صدر روزویلٹ نے بتایا۔ کہ شمالی افریقہ کی مہم کا پروگرام جولائی میں بنایا گیا تھا۔ یہ مہم کامیابی کے مراحل طے کررہی ہے لیکن ہمیں غیر معمولی امید کا اظہار نہ کرنا چاہیئے۔ آئندہ سال تک یورپ میں دوسرے محاذ کا قیام ناممکن العمل ہے۔ نیز کہا کہ امریکہ ۱۹۴۳ء تک اپنی فوج کو ۷۵ لاکھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپ نے شمالی افریقہ کی مہم کیطرف اشارہ کرتے ہوئے اسے دوسرا محاذ جنگ قرار دیا۔

**لنڈن** ۱۱ر نومبر۔ آج مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مصر کی لڑائی میں محوریوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ جنرل رومیل کے ۳۳ فیصدی سامان لانے والے جہاز غرق کئے جاچکے ہیں۔ جرمنی کو روس میں اسقدر نقصان پہنچا ہے کہ ساری گذشتہ جنگ عظیم میں اس قدر نقصان نہیں پہنچا تھا۔ جنرل الیگزنڈر نے اندازہ کیا ہے کہ مصر میں ۵۹ ہزار جرمن اور اطالوی ہلاک و مجروح و محبوس ہوئے ہیں۔ اسوقت فرانس میں جرمنوں کی اتنی ہی فوج موجود ہے۔ جتنی برطانیہ کی حفاظت کے لئے برطانیہ میں موجود ہے۔ میں نے ماسکو میں موسیو سٹالن پر واضح کردیا تھا کہ رودبار انگلستان کو عبور کرنا بیحد مشکل ہے۔ اسوقت تک روس کیلئے ۱۲ جہازی قافلے بھیجے جاچکے ہیں۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں اس امر کا بھی اضافہ کیا کہ مغربی صحرا میں برطانیہ کے ۱۳۶۰۰ اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۵۸ فیصدی گورے تھے۔ اتوار کے دن سارے انگلستان میں اس فتح کی خوشی میں گھنٹیاں بجائی جائیں گی۔ مصر اب محوریوں سے بالکل پاک ہوگیا ہے اور برطانوی فوجیں سیرالینیکا میں داخل ہوگئی ہیں۔ جرمنوں کو ہرگز علم نہ تھا۔ کہ اتحادیوں کے پاس شمالی افریقہ میں اس قدر کافی جہاز ہیں۔

**لنڈن** ۱۱ر نومبر۔ آج برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوگیا۔ ملک معظم نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں کہا کہ ہندوستانی سپاہ نے مصر میں کامیابی حاصل کرنے میں بڑا حصہ لیا ہے ہندوستانی فوج کی روایات بڑی شاندار ہیں۔ وہ ہر محاذ پر بہادری کے جوہر دکھاتی رہی ہے۔ اور میں فخر سے کہتا ہوں کہ ۱۰ لاکھ ہندوستانیوں نے اپنی رضا و رغبت سے اپنے آپکو فوج میں بھرتی کردیا ہے۔ حکومت برطانیہ نے پچھلے دنوں برطانوی ہند اور راجاؤں کے نام ایک پیغام بھیجا تھا اور کہا تھا کہ جنگ کے اختتام پر ہندوستان میں آزاد اور خود مختار حکومت قائم کردیجائیگی۔ ہندوستانیوں کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنا دستور خود مرتب کریں۔ جنگ کے اختتام تک ہندوستان کے تمام سیاسی لیڈروں کو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے جنگی کاموں میں مدد دینی چاہیئے۔ مگر مجھے بے حد افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستانی لیڈروں نے ہماری بات نہ مانی۔ مجھے اب بھی امید ہے کہ ہندوستانی عوام اور لیڈر عقل سلیم سے کام لینگے۔ تاکہ ہندوستان کی موجودہ مشکلات دور ہوجائیں۔

**لنڈن** ۱۱ر نومبر۔ قاہرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی صحرا میں جرمن فوجیں ابھی تک بھاگ رہی ہیں۔ برطانوی فوجیں لیبیا کی سرحد کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ برطانوی طیارے ساحلی سڑک پر دھڑا دھڑ بم باری کررہے ہیں۔ اسوقت جرمن فوجیں سیدی برانی سے بھی مغرب کیطرف پہنچ چکی ہیں۔ اتحادی فوجیں جرمنوں کے پچھلے دستوں پر شدید حملے کررہی ہیں۔

**لنڈن** ۱۱ر نومبر۔ جرمنوں نے ٹیونس میں اپنی فضائی فوج اور طیاروں کے ذریعہ کچھ میدانی فوج بھیجدی ہے۔ لنڈن میں اتحادی ہیڈ کوارٹر سے ایک مقرر نے یہ اعلان کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ فوج کس جگہ اتری ہے اور اسکی تعداد کیا ہے۔ بظاہر یہ کارروائی ترقی پذیر ہے۔ ابتک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ آیا فرانسیسی فوج نے جرمن فوج کی مزاحمت کی۔ یا یہ کہ اتحادی افواج ٹیونس میں داخل ہوگئی ہیں۔

**لنڈن** ۱۱ر نومبر۔ برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ٹیونس کے سلطان نے صدر روزویلٹ کی یہ درخواست منظور کرلی ہے کہ امریکی فوج کو ٹیونس سے گذرنے کی اجازت دے دی جائے۔ لیکن ابھی یہ خبر لنڈن میں پکی نہیں ہوئی۔

**لنڈن** ۱۱ر نومبر۔ جنرل ڈیگال نے فرانسیسی عوام کے نام ایک اپیل براڈ کاسٹ کی ہے۔ کہ "فتح یقینی ہے آؤ اس فتح میں شامل ہوجاؤ۔ تمہیں موقع دیا گیا ہے کہ اگر تم کچھ کرسکتے ہو تو اتحادیوں سے آملو۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ فرانس کے افسرو۔ سپاہیو۔ ملاحو اور ہوابازو اپنے جہاز۔ ہوائی جہاز اور ہتھیار لیکر آزاد فرانسیسیوں سے مل جاؤ"۔

**بمبئی** ۱۱ر نومبر۔ آج الفنسٹن کالج میں ایک دیسی ساخت کا بم پھٹا جس کی وجہ سے چند کاغذات کو آگ لگ گئی۔ کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا۔

**پونا** ۱۱ر نومبر۔ بہلگام میں ایک لوہار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس کے قبضے سے ایک پستول کے علیحدہ حصے دستیاب ہوئے ہیں۔

**احمد آباد** ۱۱ر نومبر۔ گذشتہ دو روز میں آٹھ مقامی میونسپل سکولوں کا فرنیچر جلا کر خاک کردیا گیا اس سلسلہ میں پولیس نے ۴ طالبعلموں کو گرفتار کیا ہے۔

**سورت** ۱۱ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب چھالی بندر کے برانچ پوسٹ آفس کو آگ لگادی گئی۔ سارے ریکارڈز اور دیگر چیزیں خاک سیاہ ہوگئیں۔

**ویلور** ۱۱ر نومبر۔ آج مقامی سنٹرل جیل سے ۲۰۳ سیاسی قیدی قبل از اختتام میعاد اسیری رہا کردیئے گئے۔


### جناب میاں مظفر الدین صاحب ہمایونی، ایس ہی

امیر جماعت احمدیہ پشاور تحریر فرماتے ہیں

"جہانتک میرا تجربہ ہے میں نہایت ہی مسرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ "طبیہ عجائب گھر" کی ادویہ جس ذوق اور احتیاط کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں اتنی ہی زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ محترم خانصاحب کو مرکبات تیار کرنے اور نادر مفردات کے جمع کرنے کا عشق ہی نہیں بلکہ جنون ہے۔ حاجتمند احباب کو ان کی گرانقدر خدمات سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ انشاء اللہ بعد از تجربہ وہ بھی میری رائے سے موافقت فرمائینگے"۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں

**طبیہ عجائب گھر قادیان**


عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔